باب 4: مالیاتی پالیسی

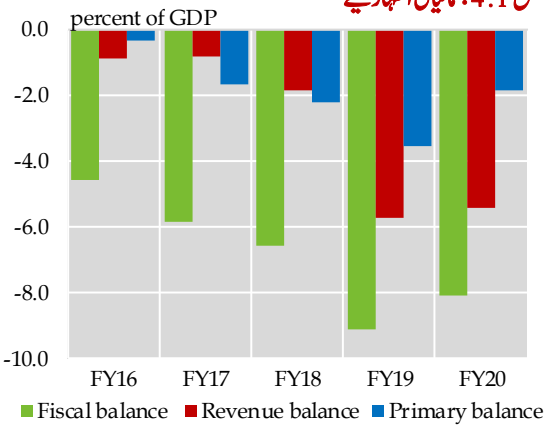
مالی سال 20ء کے پہلے آٹھ ماہ میں محاصل کی نمو میں اضافے کے ہمراہ منضبط اخراجات کے باعث مالیاتی صورتِ حال میں واضح بہتری آئی۔ تاہم سال کے آخری چار مہینوں میں کووڈ 19 کی وبا پھوٹنے کے سبب اس مستحکم بہتری کو دھچکا لگا۔ اس وبا کے خلاف اقدامات کرنے کی وجہ سے صرف چوتھی سہ ماہی میں ہی مالیاتی خسارہ دگنا ہوگیا، جس سے پہلی تین سہ ماہیوں کے فوائد زائل ہوگئے۔ اخراجات اور محاصل دونوں پر ایک ساتھ دباؤ پڑا، جس کے اسباب ایک جانب تو مالیاتی ریلیف پیکیج کے ذریعے غریبوں کو نقدی کی منتقلی اور صحت کی سہولتیں بڑھانے کی کوششیں، دوسری طرف لاک ڈاؤن کی وجہ سے محاصل میں بڑی حد تک کمی ہونا تھے۔ تاہم ابتدائی فوائد سے کووڈ 19 سے پہنچنے والے دھچکے کو سہنے کی مالیاتی گنجائش پیدا ہوگئی تھی اور اس نے پورے سال کا میزانی خسارہ گذشتہ برس کی بہ نسبت کم رکھا۔ اس سے قطع نظر، استحکام کے نقطۂ نظر سے میزانی خسارہ پھر بھی بلند تھا۔ محاصل کی نمو بھی چند مراعات کی واپسی، ٹیکس کی شرحوں میں اضافے اور یکبارگی عوامل کے بھرپور کردار جیسے نان ٹیکس ریونیو، بالخصوص اسٹیٹ بینک کا نفع اور جی ایس ایم لائسنسوں کی تجدیدی فیس کے باعث جزواً بڑھی۔ چنانچہ، معیشت کے اس عالمی وبا کے اثرات سے سنبھلنے کے بعد محاصل اور اخراجاتی اصلاحات کے حوالے سے پختہ عزم کی تجدید درکار ہوگی۔

4مالیاتی پالیسی

4.1اہم مالیاتی اظہاریے

ابتدائی سہ ماہیوں میں مالیاتی خسارہ کم کرنے کی غرض سے مالیاتی یکجائی کی کوششیں رنگ لائیں کیونکہ کووڈ 19 کے دھچکے کے باوجود مالی سال 19ء کے مقابلے میں بجٹ خسارہ جی ڈی پی کے 9.1 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 20ء میں 8.1 فیصد رہ گیا۔ یہ کارکردگی ایف بی آر کی ٹیکس وصولی بڑھانے کے لیے متعدد پالیسی اقدامات، نان ٹیکس محاصل سے ہونے والے یکبارگی فوائد اور مالی سال 20ء کے ابتدائی آٹھ ماہ میں اخراجات کے محتاط انتظام کی مرہون منت ہے۔ نتیجتاً، اس عرصے میں جمع ہونے والے بنیادی زرِ فاضل نے کورونا وائرس سے متعلق صحت اور نقدی کی تقسیم کے اضافی اخراجات کا ازالہ کیا اور مالی سال 19ء کے مقابلے میں قدرے بہتر مالیاتی نتائج کا موجب بنا (**شکل 4.1**)۔

شکل 4.1: مالیاتی اظہاریے

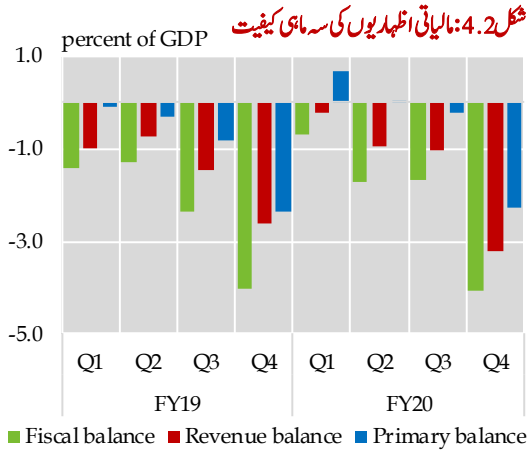


Source: Ministry of Finance

حکومت نے محاصل بڑھانے کی غرض سے بجٹ 20-2019ء میں ٹیکس اور انتظامی اعتبار سے متعدد اقدامات کیے، جن میں مخصوص شعبوں کے ٹیکس استثنا کا خاتمہ، انکم ٹیکس کی شرحوں میں سطح وار اضافہ اور چند مخصوص اشیا پر سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ شامل ہیں۔ انتظامی محاذ پر ای فائلنگ اور ری فنڈ سسٹمز بہتر بنائے گئے تاکہ کاروباری اداروں اور دیگر ٹیکس گزاروں کو سہولت ملے اور فائلنگ کلچر کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔ یہ امر بھی اہم ہے کہ حکومت نے معیشت میں دستاویزیت بڑھانے اور غیر رسمیت کم کرنے کی خاطر اقدامات کیے؛ جن میں بڑی مالیت کی خریداری کے لیے شناختی کارڈ کی شرط اور ملک بھر میں خردہ فروشوں کے لیے پوائنٹ آف سیلز انٹیگریشن سسٹم متعارف کرایا جانا نمایاں ہیں۔ دریں اثنا، اسٹیٹ بینک سے موصولہ نفع میں اضافے اور جی ایس ایم لائسنس کی تجدیدی فیس کے بعد نان ٹیکس محاصل میں بڑا اضافہ درج کیا گیا۔

مصارف کے حوالے سے اخراجات جاریہ کی نمو پر قابو پانے کے لیے واضح اقدامات کیے گئے۔ ترقیاتی اخراجات بھی کم رہے کیونکہ متعلقہ سرکاری محکمے۔ جنہیں سرکاری مالی انتظام کی اصلاحات کے تحت سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) کے اخراجات کی ذمہ داری تفویض کی گئی تھی۔ سال کے ابتدائی حصے میں اعلان کردہ منصوبے شروع نہ کر سکے۔ بعد ازاں کووڈ19 کی وبا پھوٹنے کے باعث یہ منصوبے مزید تاخیر کا شکار ہو گئے۔ نتیجتاً سال کی پہلی تین سہ ماہیوں میں حکومت مجموعی طور پر 193.5 ارب روپے کا بنیادی زرِ فاضل درج کر سکی تھی۔ اگرچہ تیسری سہ ماہی میں تھوڑا سا بنیادی خسارہ دیکھنے میں آیا، تاہم مالیاتی اور محاصل کا خسارہ بڑی حد تک آئی ایم ایف پروگرام کی طے کردہ حدود میں رہا۔ اس نقطۂ نظر سے پورے سال کے اہداف حاصل کرنے کے لیے مالیاتی صورتِ حال خاصی موزوں نظر آتی تھی۔ بالخصوص، پہلے آٹھ ماہ میں بڑے محاصل کے زمروں میں بلند نمو کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، ایف بی آر کا 4803 ارب روپے کے محاصل کا نظر ثانی شدہ ہدف دسترس میں تھا۔ تاہم ملک میں کووڈ 19 کی وبا پھوٹنے کے ساتھ ہی

شکل 4.2: مالیاتی اظہاریوں کی سہ ماہی کیفیت

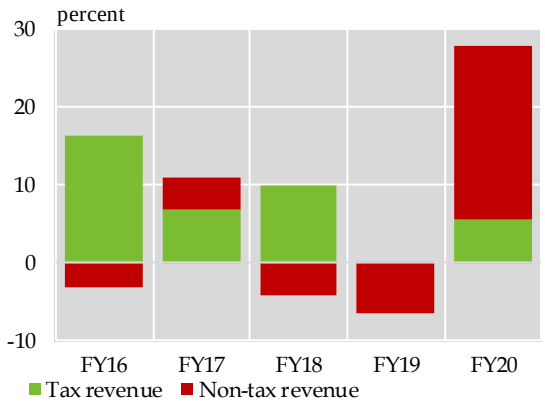


Source: Ministry of Finance

محاصل کی پیداوار اور اخراجات دونوں کا رجحان ناموافق شکل اختیار کر گیا (**شکل 4.2**)۔

مارچ 2020ء کے بعد سے ہی ایف بی آر کی ٹیکس وصولی میں کمی آنا شروع ہوگئی تھی، کیونکہ مارچ تا جون مالی سال 20ء میں محاصل کے بڑے زمروں میں سال بسال کمی درج کی گئی (**جدول 4.1**)۔ چونکہ عام طور پر محاصل کی وصولی سہ ماہیوں کے اختتام پر مرتکز ہوتی ہے، اس لیے تیسری سہ ماہی میں محاصل کی نمو میں بڑی حد تک کمی آئی، جبکہ چوتھی سہ ماہی میں محاصل کی نمو منفی ہوگئی۔

شکل 4.3: مجموعی آمدنی میں نمو کا حصہ



Source: Ministry of Finance

مجموعی لحاظ سے، کووڈ 19 سے ٹیکس محاصل میں نقصان کا تخمینہ ایک ٹریلین روپے ہے، کیونکہ پورے سال کی وصولی 3996.7 ارب روپے رہی۔ اخراجات کو بھی ایسا ہی دھچکا لگا، کیونکہ حکومت نے اس بیماری کے پھیلاؤ پر قابو پانے اور اس کے ناسازگار سماجی اثرات دور کرنے کی غرض سے چوتھی سہ ماہی میں صحت عامّہ اور نقدی کی تقسیم پر بھاری اخراجات کیے۔ چوتھی سہ ماہی میں ایک ٹریلین روپے کے اخراجات جاریہ پہلی تین سہ ماہیوں کے اوسط اخراجات سے زیادہ رہے۔ لہٰذا، اگر ابتدائی آٹھ ماہ کے دوران ایسے مالیاتی اقدامات نہ کیے گئے ہوتے اور نان ٹیکس محاصل سے غیر متوقع فوائد نہ ملتے تو مجموعی مالیاتی نتائج بدتر ہوسکتے تھے۔

4.2 محاصل

گذشتہ برس کی 6.3 فیصد کمی کے مقابلے میں مالی سال 20ء کے دوران مجموعی محاصل میں 28.0 فیصد کی اچھی خاصی نمو ہوئی۔ اگرچہ ٹیکس محاصل کی نمو معتدل رہی، تاہم اس نمو میں بڑا حصہ اسٹیٹ بینک کے بلند نفع اور جی ایس ایم لائسنس کی فیس جمع کرائے جانے کا ہے، جو حکومت کے لیے نان ٹیکس محاصل میں بڑے اضافے کا موجب بنے (**شکل 4.3**)۔

ایف بی آر ٹیکس

ایف بی آر ٹیکس محاصل میں 4.4 فیصد نمو ہوئی جس میں گذشتہ برس 0.4 فیصد کمی آئی تھی (**جدول 4.2**)۔ جولائی تا فروری کے دوران ٹیکس محاصل کی نمو بڑھنے کی بنیادی وجہ مالی سال 20ء کے بجٹ میں حکومت کے اعلان کردہ اقدامات تھے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا، مخصوص شعبوں (مثلاً چینی، اسٹیل اور خوردنی تیل) کے لیے ٹیکس کے حوالے سے ترجیحی رویے کے خاتمے اور پانچ برآمدی شعبوں (ٹیکسٹائل، چمڑا، قالین سازی، کھیلوں کی اشیا اور آلات جراحی) کے لیے ٹیکس استثنا کے خاتمے جیسے اقدامات کے بعد محاصل مجتمع ہونے میں اضافہ ہوا۔

جدول 4.1: م س20ء میں ایف بی آر ٹیکس وصولی

ارب روپے، فیصدی نمو	کووڈ19ء سے قبل	کووڈ19
	جولائی تا فروری	مارچ تا جون
بلاواسطہ ٹیکس	1,005.1	517.9
نمو	**19.8**	**-13.1**
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	163.0	87.5
نمو	**17.9**	**-14.7**
کسٹم	433.3	193.1
نمو	**-2.4**	**-19.7**
سیلز ٹیکس	1134.1	462.7
نمو	**24.6**	**-15.6**
مجموعی	2,735.5	1,261.2
نمو	***17.3***	***-15.2***

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

اسی طرح، سیلز ٹیکس کی شرحوں میں اضافہ بالخصوص پیٹرولیم مصنوعات اور چینی پر؛ تنخواہ دار اور غیر تنخواہ دار افراد دونوں کے لیے انکم ٹیکس کی شرحوں میں اضافہ؛ موبائل لوڈ پر ود ہولڈنگ ٹیکس اور سیلز ٹیکس کی بحالی، سیمنٹ اور سگریٹ پر ایکسائز ڈیوٹی میں اضافے؛ بجلی کی قیمتیں بڑھانے جیسے اقدامات نے محاصل کی وصولی کو سہارا دیا۔ ان اقدامات سے م س20ء میں ملکی ٹیکسوں (ایف بی آر کے ٹیکسوں کا 62.2 فیصد) میں 7.2 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس اس میں 3.1 فیصد کمی آئی تھی۔

جولائی تا فروری م س20ء میں ٹیکس محاصل کی حوصلہ افزا نمو کے پیشِ نظر – جس میں ماہانہ نمو 5 سالہ اوسط سے تجاوز کر گئی – یہ توقع تھی کہ ایف بی آر 4803 ارب روپے محاصل کا نظر ثانی شدہ ہدف حاصل کر لے گا۔[1] تاہم، کورونا وائرس سے متعلقہ حالات کی وجہ سے اس ہدف کو مزید کم کر کے 3907 ارب روپے کرنا پڑا، جو ایف بی آر نے حاصل کر لیا۔ ملک گیر لاک ڈاؤن میں نرمی کے بعد جون 2020ء میں بھی مجموعی طور پر وصولیاں تھوڑی سی بڑھیں۔ تاہم ملک میں کورونا وائرس کی وبا پھیلنے کے بعد یہ کارکردگی جاری نہ رہ سکی۔

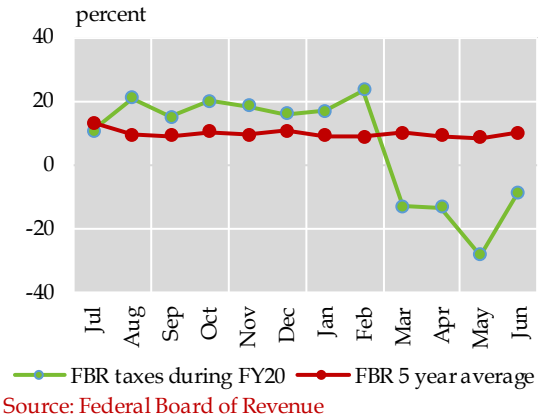
جدول 4.2: ایف بی آر ٹیکس وصولی

ارب روپے؛ فیصدی نمو

	م س19ء	م س20ء	نمو	
			م س19ء	م س20ء
بلاواسطہ ٹیکس	1,445.5	1,523.1	-5.9	5.4
بالواسطہ ٹیکس	2,383.0	2,473.7	3.3	3.8
کسٹم ڈیوٹی	685.6	626.4	12.7	-8.6
سیلز ٹیکس	1,459.2	1,596.8	-1.8	9.4
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	238.2	250.5	11.6	5.2
ایف بی آر کے مجموعی ٹیکس	**3,828.5**	**3,996.7**	**-0.4**	**4.4**

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

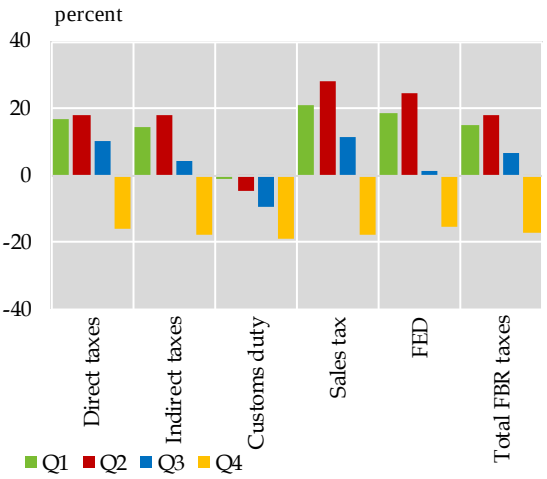
شکل 4.4: مالی سال20ء میں ایف بی آر ٹیکسوں کی ماہانہ نمو (سال بسال)



Source: Federal Board of Revenue

مارچ 2020ء کے آخری ہفتے کے قریب لاک ڈاؤن ہونے کے سبب اس مہینے میں ایف بی آر ٹیکسوں میں 13.2 فیصد کمی آئی (**شکل 4.4**)۔ اس مہینے سب سے زیادہ کمی کسٹم اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں (بالترتیب 22.7 اور 16.7 فیصد) آئی، جس کے بعد بلاواسطہ ٹیکس اور سیلز ٹیکس کی وصولیوں میں (11.1 اور 10.4 فیصد) کمی آئی۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ عموماً وصولیوں کا ارتکاز سہ ماہی کے اختتام پر ہوتا ہے، یہ امر اور بھی پریشان کن تھا۔ نتیجتاً، مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ایف بی آر ٹیکس وصولیوں کی نمو میں ابتری آئی (**شکل 4.5**)۔ یہ امر بھی اہم ہے کہ ایف بی آر ٹیکس وصولی میں درآمدات سے متعلق ٹیکسوں کا حصہ تقریباً 40 فیصد ہے، جو درآمدی رجحان میں کمی کے سبب سارا سال دباؤ میں رہا۔

شکل 4.5: مالی سال20ء میں ایف بی آر ٹیکسوں کی سہ ماہی نمو (سال بسال)



Source: Federal Board of Revenue

بلاواسطہ ٹیکس

مالی سال 20ء کے دوران بلاواسطہ ٹیکس وصولیوں میں 5.4 فیصد اضافہ ہوا، جو مالی سال 19ء میں 5.9 فیصد کم ہوا تھا۔ اس کا سبب ودہولڈنگ ٹیکس میں بلند نمو ہے، جس نے رضاکارانہ ادائیگیوں اور عندالطلب وصولیوں میں کمی کے اثر کو زائل کیا۔

مالی سال 20ء کے دوران ودہولڈنگ ٹیکسوں کی وصولی، جن کا بالواسطہ ٹیکس میں حصہ 70 فیصد سے زائد ہے، میں دوہندسی نمو آئی، جبکہ مالی سال 19ء میں 8.3 فیصد کمی آئی تھی۔ اس اضافے کی بڑی وجہ تنخواہوں، سود و تمسکات اور ٹیلی فون سے ہونے والی وصولیاں ہیں۔ بجٹ مالی سال 20ء کے ٹیکس اقدامات جیسے تنخواہوں کی مختلف سطحوں پر ٹیکس شرحوں میں اضافہ، قرض پر نفع پر

[1] بجٹ میں ایف بی آر کے محاصل کا ہدف 5555 ارب روپے مقرر کیا گیا تھا۔

ٹیکس شرحوں میں اضافہ اور موبائل لوڈز پر ود ہولڈنگ ٹیکس کے دوبارہ نفاذ، ان سب کی بدولت متذکرہ مدوں میں وصولیاں بڑھیں (**جدول 4.3**)۔ اس کے برعکس مالی سال 20ء میں درآمدات پر ود ہولڈنگ ٹیکسوں کی وصولی میں 10.0 فیصد کمی آئی، جس کی بنیادی وجہ درآمدی مالیتوں میں کمی ہے، حتیٰ کہ روپوں میں بھی۔[2] م س20ء میں ٹھیکوں سے وصولیاں گذشتہ برس کی سطح پر تھیں کیونکہ م س20ء میں پی ایس ڈی پی میں 81.5 ارب روپے کا تھوڑا سا ہی اضافہ ہوا تھا۔

جدول 4.3: بلاواسطہ ٹیکسوں کی تفصیلات

ارب روپے، فیصدی نمو

			نمو	
	م س19ء	م س20ء	م س19ء	م س20ء
رضاکارانہ ادائیگیاں	**462.2**	**411.1**	**-1.0**	**-11.0**
عندالطلب وصولی	**102.6**	**60.8**	**-0.2**	**-40.8**
ود ہولڈنگ ٹیکس	**960.2**	**1091.9**	**-8.3**	**13.7**
جس میں				
درآمدات	221.8	199.7	1.4	-10.0
برآمدات	34.4	38.4	21.7	11.6
ٹھیکے	234.7	237.4	-17.0	1.1
تنخواہ	76.4	129.4	-42.7	69.4
سود اور تمسکات	58.1	128.3	27.5	120.7
نقدی نکلوانا	32.1	15.3	-5.5	-52.3
منافع منقسمہ	57.2	55.1	-1.1	-3.6
الیکٹرک بلز	35.6	45.4	5.2	27.8
ٹیلی فون	17.2	54.6	-63.7	217.9

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

مجموعی بلاواسطہ ٹیکسوں میں رضاکارانہ ادائیگیوں کا حصہ تقریباً 26 فیصد ہے، اس میں م س19ء کے دوران 1.0 فیصد کمی کی بہ نسبت م س20ء میں 11.0 فیصد تخفیف ہوئی۔ اس کمی کی اہم وجہ م س19ء اور م س20ء میں گوشواروں سے ہونے والی وصولیوں میں بالترتیب 10.2 فیصد اور 48.7 فیصد کمی آنا تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ گذشتہ دو مالی سالوں میں ٹیکس ایمنسٹی اسکیموں کا اعلان کیا گیا تھا، اس کے نتیجے میں م س18ء کے دوران گوشواروں سے ہونے والی بھرپور وصولی میں 189.1 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا۔ مالی سال 18ء کے بلند اساسی اثر کے مضمرات م س19ء اور م س20ء دونوں میں گوشواروں سے وصولیوں میں نمو پر منتج ہوتے – اس کا اور زیادہ اثر رواں برس ہوتا مگر م س20ء میں ایسی کسی اسکیم کا اعلان نہیں کیا گیا تھا۔ عندالطلب وصولیوں میں بھی ایسا ہی رجحان دیکھا گیا، جو م س19ء میں 0.2 فیصد کمی کے مقابلے میں م س20ء کے دوران 40.8 فیصد گھٹ گئیں۔

جدول 4.4: ملکی اور درآمدی سطح پر سیلز ٹیکس

ارب روپے، فیصدی نمو

			نمو	
	م س19ء	م س20ء	م س19ء	م س20ء
ملکی				
جس میں				
پیٹرولیم مصنوعات	248.5	234.6	-16.9	-5.6
برقی توانائی	51.4	91.8	5.8	78.8
سیمنٹ	21.6	21.2	-10.2	-1.8
چینی	26.6	41.2	31.8	54.9
شعبہ ٹیکسٹائل		61.2		
سیلز ٹیکس (ملکی)	**669.9**	**813.1**	**-8.4**	**11.0**
درآمدات				
جس میں				
پیٹرولیم مصنوعات	221.3	231.3	-16.2	4.5
لوہا اور فولاد	69.6	82.9	1.8	19.2
گاڑیاں	63.0	42.9	-5.6	-31.8
پلاسٹک دانہ	52.1	55.2	15.4	5.9
نامیاتی کیمیکل	20.2	31.2	14.9	54.9
سیلز ٹیکس (درآمدات)	**810.4**	**876.3**	**-1.7**	**8.1**
خام سیلز ٹیکس	**1480.4**	**1689.4**	**-4.8**	**14.1**
خالص سیلز ٹیکس	**1459.2**	**1596.8**	**-1.8**	**9.4**

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

بالواسطہ ٹیکس

مالی سال 20ء کے دوران بالواسطہ ٹیکس وصولی، جس کا حصہ ایف بی آر کے مجموعی ٹیکسوں میں 60 فیصد سے زائد ہے، میں 3.8 فیصد کا اضافہ ہوا۔ مالی سال 20ء کی پہلی اور دوسری سہ ماہی کے دوران اس میں دوہندسی نمو ہوئی، بعد ازاں تیسری سہ ماہی میں کورونا وائرس کی صورتِ حال کے سبب اس کی نمو میں کمی آئی۔ مزید برآں، اعداد و شمار کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ م

[2] گذشتہ برس کی 11.3 فیصد نمو کی بہ نسبت درآمدی مالیت میں 5.5 فیصد سال بسال کمی آئی۔

س20ء کے آخری چار ماہ میں بالواسطہ ٹیکسوں کی ماہانہ وصولی تقریباً16 فیصد سال بسال کم رہی۔

جدول 4.5: ایکسائز اور کسٹم ڈیوٹی کے بڑے ذرائع

ارب روپے؛ فیصدی نمو

	م س19ء	م س20ء	نمو	
			م س19ء	م س20ء
کسٹم ڈیوٹی	**685.6**	**626.4**	**12.7**	**-8.6**
پیٹرولیم مصنوعات	79.4	83.2	12.3	4.9
گاڑیاں	81.5	56.9	-16.1	-30.2
لوہا اور فولاد	47.2	45.4	13.9	-3.7
دیگر	477.6	440.9	19.7	-7.7
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	**238.2**	**250.5**	**11.6**	**5.2**
سگریٹ اور تمباکو	91.0	88.6	35.5	-2.6
سیمنٹ	57.6	71.5	6.7	24.1
مرتکز ہوا آمیز پانی/ مشروبات	23.0	24.1	2.9	5.0
بالواسطہ ٹیکس	**2,383.0**	**2,473.7**	**3.3**	**3.8**

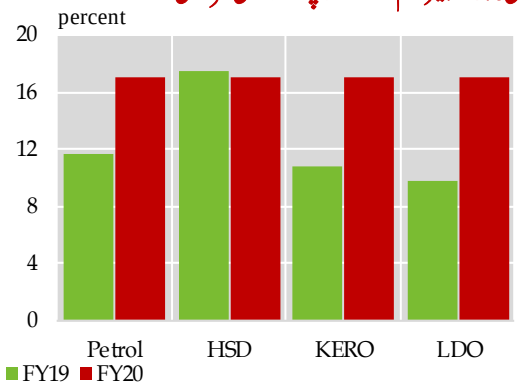
اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

سیلز ٹیکس

م س20ء میں سیلز ٹیکس وصولی میں 9.4 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ م س19ء میں 1.8 فیصد کمی ہوئی تھی (**جدول 4.4**)۔ جولائی تا فروری م س20ء کے دوران سیلز ٹیکس وصولی میں 24.6 فیصد سال بسال نمو درج کی گئی، جس کا بنیادی وسیلہ بجلی کے نرخوں میں اضافہ ہے، اس کے سبب برقی توانائی (ڈسکوز) سے ہونے والی وصولی میں بڑی حد تک اضافہ ہوا۔ مزید برآں، ٹیکسٹائل شعبے کے لیے ٹیکس استثنا ختم کرنے کے بعد اس شعبے کی وصولی سے بھی ایک بڑی رقم جمع ہوئی۔ مزید یہ کہ، چینی کے شعبے کے لیے ترجیحاتی رویہ بدلنے سے چینی پر سیلز ٹیکس کی وصولی میں اضافہ ہوا۔

کووڈ کے عرصے میں دیگر زمروں کی طرح، پیٹرولیم مصنوعات کی وصولیاں بھی دھیمی رہیں۔ اس کی بڑی وجہ لاک ڈاؤن، نقل و حرکت پر پابندی اور بالعموم دھیمی معاشی سرگرمیوں سے جنم لینے والی ملکی حالات ہیں۔ تاہم کووڈ 19 کی وبا پھیلنے اور تیسری سہ ماہی تک پیٹرولیم مصنوعات کا سیلز ٹیکس وصولی میں بڑا حصہ تھا، جس کا سبب پیٹرولیم مصنوعات پر سیلز ٹیکس شرح میں اضافہ ہے (**شکل 4.6**)۔ دریں اثنا، م س20ء میں سیمنٹ اور گاڑیوں کے شعبوں کی وصولی میں کمی آئی۔ پست تعمیراتی سرگرمیوں سے سیمنٹ کے شعبے میں کمی کی وضاحت ہوتی ہے (**باب 2**)، جبکہ درآمدات اور کاروں کی پیداوار میں کمی کی پالیسیوں کے تسلسل سے گاڑیوں سے ہونے والی وصولی میں کمی آئی۔

شکل 4.6: پیٹرولیم مصنوعات پر سیلز ٹیکس شرحیں



Note: Sales tax rates for FY20 are calculated on basis of weighted average formula.
Source: Federal Board of Revenue

کسٹم اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی

مئی 2019ء سے کسٹم ڈیوٹی کی وصولی میں کمی کا رجحان دیکھنے میں آرہا ہے، کیونکہ شرح مبادلہ میں ردوبدل، اس کے ہمراہ درآمدات میں کمی کے اقدامات، جیسے ریگولیٹری ڈیوٹی اور اضافی کسٹم ڈیوٹی (اے سی ڈی) کے نفاذ کے بعد درآمدات میں سرعت سے کمی آئی تھی۔ م س19ء کے بجٹ میں اضافی کسٹم ڈیوٹی 1.0 سے بڑھا کر 2.0 فیصد کر دی گئی تھی، پلانٹس، مشینری اور آلات پر سے کسٹم ڈیوٹی کی رعایتیں ختم کر دی گئی تھیں اور م س20ء کے بجٹ میں قدرتی گیس پر 5.0 فیصد کسٹم ڈیوٹی بحال کر دی گئی تھی۔ چوتھی سہ ماہی میں کووڈ19 کے باعث کسٹم ڈیوٹی کی وصولی میں کمی مزید بڑھ گئی۔ مجموعی طور پر م س20ء کے دوران کسٹم ڈیوٹی 8.6 فیصد کم ہوگئی جو گذشتہ برس 12.7 فیصد بڑھی تھی (**جدول 4.5**)۔ م س20ء میں پیٹرولیم مصنوعات کے ساتھ ساتھ تقریباً تمام زمروں میں کسٹم ڈیوٹی کی وصولی کم ہوگئی۔ دریں اثنا، م س20ء میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں 5.2 فیصد کی پست نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال 11.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

اس اضافے کی بڑی وجہ م س20ء میں سیمنٹ کی پیداوار میں 24.1 نمو ہے جس کا سبب فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی شرح میں اضافہ تھا۔[3] تاہم سیمنٹ سے

[3] مشروبات پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی 11.5 فیصد سے بڑھا کر 13.0 فیصد کر دی گئی، جبکہ سگریٹ اور سیمنٹ پر بالترتیب 1000 سگریٹ پر 700 روپے اور 0.5 روپے فی کلو اضافہ کیا گیا۔

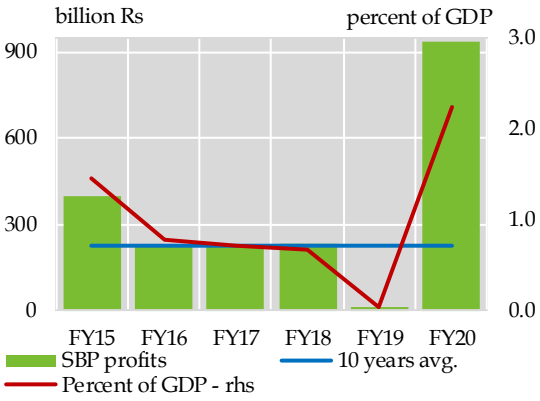
ہونے والی نمو کے فائدے کو تمباکو اور سگریٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی کے دھچکے نے زائل کر دیا (**جدول 4.5**)۔ تمباکو اور سگریٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی شرحوں میں اضافے کے باعث سگریٹ کی باضابطہ صنعت کی جانب سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی پر منفی اثر پڑا، کیونکہ ممکنہ طور پر بیشتر صارفین سستی اور اسمگل شدہ مصنوعات کی طرف مائل ہوگئے (**باب 2**)۔

4.3 نان ٹیکس محاصل

مالی سال 20ء میں اسٹیٹ بینک کے بلند نفع اور جی ایس ایم لائسنس کی تجدیدی فیس کی وساطت سے نان ٹیکس محاصل میں خوب اضافہ ہوا (**جدول 4.6**)۔ بلند شرح سود کے سبب سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کی طرف سے مارک اپ ادائیگیاں بھی بڑھ گئیں، جس سے نان ٹیکس محاصل میں 69.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ م س 20ء میں نان ٹیکس محاصل کی نمو کا بیشتر حصہ اسٹیٹ بینک اور پی ٹی اے کے نفع، اور پی ایس ایز سے موصولہ مارک اپ پر مشتمل ہے۔

گذشتہ 10 برس کے دوران 226.5 ارب روپے کی اوسط رقم کے مقابلے میں م س 20ء کے دوران اسٹیٹ بینک کا نفع 935.5 ارب روپے رہا (**شکل 4.7**)۔ ان متقلیوں کا بنیادی سبب موجودہ قرضوں پر بلند شرح سود کی آمدنی اور باز قدر پیمائی کے فائدے ہیں (**باب 5**)۔

شکل 4.7: اسٹیٹ بینک کے نفع کے رجحانات



Source: Ministry of Finance

مزید برآں، پی ٹی اے کے نفع کی بڑی وجہ جی ایس ایم لائسنس کی تجدیدی فیس ہے، جس کے سبب نان ٹیکس محاصل میں 127.0 ارب روپے شامل ہوئے۔ م س 20ء میں سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) سے حکومتی قرضوں پر بلند سودی آمدنی کی وجہ سے بھی نان ٹیکس محاصل 105.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ مارک اپ کی بیشتر وصولی واپڈا اور این ایچ اے سے ہوئی۔ زیر جائزہ مدت میں پن بجلی کی نفع آوری 4.7 ارب روپے اضافے سے بڑھ کر 25.7 ارب روپے تک جا پہنچی۔ مزید برآں، قیام امن کی غرض سے پاک فوج کے مختلف بین الاقوامی مشنز کی وساطت سے 26.9 ارب روپے موصول ہوئے۔

اس کے برعکس م س 20ء میں کمرشل اداروں میں حکومتی حصص پر منافع منقسمہ 20.1 ارب روپے گھٹ گیا، جو گذشتہ برس 2.7 ارب روپے بڑھا تھا۔ درحقیقت، منافع منقسمہ پانچ برس کی اوسط سے بھی کم رہا۔ اس کمی کو سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں جیسے او جی ڈی سی ایل، پی ٹی سی ایل اور پاک عرب ریفائنری کی پست نفع آوری سے منسوب کیا گیا، جو ان اداروں کی طرف سے منافع منقسمہ میں کمی پر منتج ہوا۔

مزید برآں، م س 20ء میں کووڈ 19 کی وبا پھوٹنے کے بعد ممکنہ طور پر پاسپورٹ دفاتر کی بندش کی وجہ سے پاسپورٹ اور دیگر فیسوں کی وصولی میں 5.3 ارب روپے کی کمی درج کی گئی۔ م س 20ء میں تیل اور گیس پر رائلٹی میں 8.5 ارب روپے کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس اس میں 27.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ کووڈ 19 کے باعث یہ کمی چوتھی سہ ماہی میں مرتکز تھی، کیونکہ درحقیقت م س 20ء کی تیسری سہ ماہی تک رائلٹی میں 3.8 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔[4] م س 20ء میں خام تیل پر ونڈفال لیوی کے حجم میں 2.5 ارب روپے کمی ہوئی، جو گذشتہ برس 2.7 ارب روپے بڑھا تھا۔

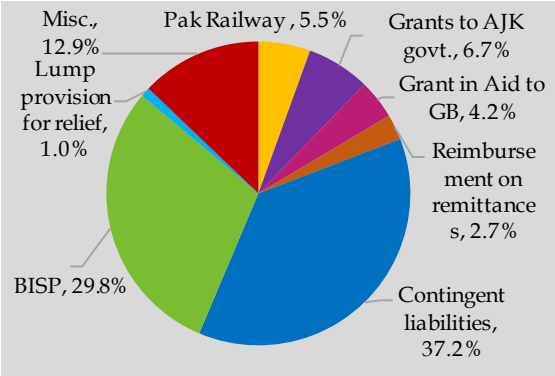
4.4 اخراجات

م س 20ء میں ترقیاتی اخراجات میں کمی کے باوجود مجموعی اخراجات میں 17.0 فیصد کا بڑا اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس 11.3 فیصد تھا (**جدول 4.7**)۔ اس کی بنیادی وجہ کووڈ سے متعلقہ جاریہ اخراجات کی بلند نمو ہے۔ اگرچہ م س 20ء کے ابتدائی نو ماہ میں بہتر مالیاتی کارکردگی دیکھنے میں آئی، تاہم آخری سہ

[4] تیل کی تلاش اور پیداواری پالیسی (2012ء) کے مطابق تیل کی تلاش اور پیداواری کمپنیاں پیٹرولیم مصنوعات کا 12.5 فیصد بطور رائلٹی ادا کرتی ہیں۔

ماہی میں کووڈ19 کے حوالے سے صحت عامّہ اور سماجی بہبود کے لیے رقوم کی منتقلیوں سے متعلق اخراجات کے سبب سرکاری مالیات پر دباؤ نظر آیا۔ م س 20ء کے دوران مجموعی اخراجات جی ڈی پی کے تقریباً 23.3 فیصد رہے، جو م س98ء کی چوتھی سہ ماہی کے بعد سے بلند ترین حجم ہے۔[5] نتیجتاً، م س20ء کی آخری سہ ماہی میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 4.1 فیصد تک پہنچ گیا۔

شکل 4.8: مالی سال 20ء میں گرانٹس کی تقسیم* (فیصدی حصہ)



* Revised estimates for FY20
Source: Budget in Brief (FY21)

اخراجات جاریہ

پہلی تین سہ ماہیوں میں اخراجات کو قابو کرنے کی جو کوششیں کی گئیں وہ م س 20ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران معکوس سمت میں چلی گئیں۔ مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران میں کووڈ19 کی وجہ سے صحت عامّہ اور سماجی بہبود کے لیے رقوم کی منتقلیوں کے ضمن میں اضافی اخراجات کے تقاضوں نے بڑا اضافہ کر دیا۔

اس سے قطع نظر، اخراجات جاریہ میں سارا سال نمو کی بڑی وجہ سودی ادائیگیاں تھیں، جو گذشتہ برس کے 39.4 فیصد کی بہ نسبت م س20ء میں 25.3 فیصد بڑھیں۔ یہ اضافہ ملکی قرضوں پر بلند ادائیگیوں کے سبب ہوا، جو م س19ء کے دوران اور م س20ء کے بیشتر حصے میں بلند سودی شرحوں کا نتیجہ ہے۔ اخراجات بڑھنے کی ایک اور بڑی وجہ احساس پروگرام کے تحت سماجی محاذ پر بینظیر انکم سپورٹ پروگرام (بی آئی ایس پی) جیسی گرانٹس میں اضافہ ہونا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت نے کووڈ19 کے دوران 1.2 ٹریلین روپے کے مالیاتی ریلیف پیکیج کا اعلان کیا۔ اس کا مقصد چھوٹے کاروباری

جدول 4.6: نان ٹیکس محاصل

ارب روپے

			مطلق تبدیلی	
	م س19ء	م س20ء	م س19ء	م س20ء
مارک اپ (پی ایس ایز اور دیگر)	35.7	105.2	-52.1	69.5
منافع منقسمہ	60.2	40.1	2.7	-20.1
اسٹیٹ بینک کا نفع	12.5	935.5	-220.7	923.0
دفاع	15.6	14.4	2.9	-1.2
تیل و گیس پر رائلٹی	87.9	79.4	29.7	-8.5
محکمہ ڈاک اور پی ٹی اے کا نفع	18.2	127.0	2.3	108.8
پاسپورٹ اور دیگر فیسیں	23.0	17.7	7.1	-5.3
خام تیل پر بچت	14.0	13.0	4.9	-1.0
خام تیل پر ونڈ فال لیوی	7.7	5.2	3.8	-2.5
ایل پی جی پر پیٹرولیم لیوی	3.7	3.2	1.6	-0.5
دیگر	148.7	183.7	-115.8	35.0
مجموعی نان ٹیکس محاصل	**4,27.3**	**1,524.4**	**-333.6**	**1,097.1**

اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ

اداروں اور معاشی طور پر کمزور کم آمدنی والے افراد کو سہارا دینا تھا، جن کی گزراوقات وبائی لاک ڈاؤن سے شدید متاثر ہوئی۔ اوّل، تقریباً 570 ارب روپے عوام کی مدد کی خاطر مختص کیے گئے؛ اس میں یوٹیلٹی اسٹورز؛ بلوں کو مؤخر کرنے کے لیے بجلی اور گیس پر زراعانت؛ پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں واضح کمی؛ یومیہ اجرت پر کام کرنے والے کارکنوں کی مدد؛ اور پناہ گاہوں کے لیے فنڈنگ شامل ہے۔

دوم، 480 ارب روپے کاروباری شعبے اور چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں، زراعت، برآمد کنندگان کی مدد کرنے، اور گندم کے کاشتکاروں کو ادائیگی کے لیے رکھے گئے۔ سوم، 190 ارب روپے کے ہنگامی اقدامات کیے گئے، جس میں غذا اور صحت سے متعلق اشیا پر ٹیکس میں نرمی، طبی آلات کی غرض سے مراعات اور ہنگامی فنڈنگ (بشمول نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی) شامل ہیں۔

حکومت نے "احساس ایمرجنسی کیش پروگرام" بھی شروع کیا، جس کے اختصاص کی مالیت 144 ارب روپے رکھی گئی تھی۔ اس کا مقصد یومیہ اجرت پر کام کرنے والے 12 ملین غریب خاندانوں میں 12 ہزار روپے نقد فراہم

[5] پاکستان کا مالیاتی پالیسی بیان (20-2019ء)، وزارت خزانہ۔

جدول 4.7: مالیاتی اخراجات کا جائزہ

ارب روپے

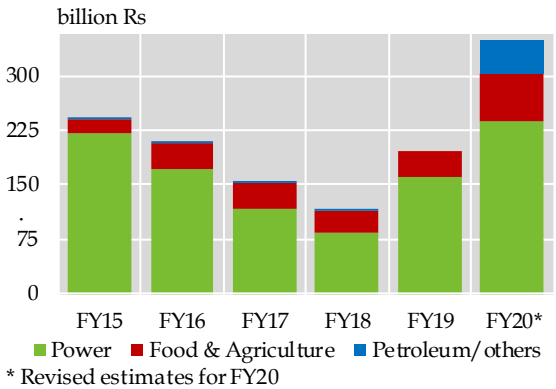
	جولائی تا جون		مطلق تبدیلی		نمو	
	م س19ء	م س20ء	م س19ء	م س20ء	م س19ء	م س20ء
اخراجات جاریہ	**7,104.0**	**8,532.0**	**1,249.8**	**1,428.0**	**21.3**	**20.1**
وفاقی	4,776.2	6,016.2	986.4	1,240.0	26.0	26.0
جس میں						
سودی ادائیگیاں (i+ii)	2,091.1	2,619.7	591.2	528.6	39.4	25.3
(i) ملکی	1,820.8	2313.1	498.2	492.3	37.7	27.0
(ii) بیرونی	270.3	306.6	93.0	36.3	52.5	13.4
دفاعی	1,146.8	1,213.3	116.4	66.5	11.3	5.8
امن عامہ اور تحفظ	171.6	176.3	46.9	4.7	37.6	2.7
دیگر	1366.6	2,006.9	231.9	640.2	20.4	46.8
صوبائی	2,327.9	2515.8	263.4	187.9	12.8	8.1
ترقیاتی اخراجات	**1,178.4**	**1,155.2**	**-405.6**	**-23.2**	**-25.6**	**-2.0**
پی ایس ڈی پی	1,008.2	1,089.7	-448.0	81.5	-30.8	8.1
وفاقی	502.1	467.7	-74.0	-34.3	-12.9	-6.8
صوبائی	506.2	622.0	-374.0	115.8	-42.5	22.9
دیگر (بشمول بینظیر انکم سپورٹ پروگرام)	170.2	65.5	42.4	-104.7	33.2	-61.5
خالص قرض گاری	40.8	48.5	3.1	7.8	8.3	19.1
مجموعی اخراجات*	**8323.2**	**9,735.8**	**847.3**	**1,412.5**	**11.3**	**17.0**

* علاوہ از شماریاتی فرق

اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ

کرنا تھا۔ 27 جولائی تک 160.5 ارب روپے 13.3 ملین استفادہ کنندگان میں تقسیم کیے جا چکے تھے۔[6] م س20ء میں پاکستان ریلوے، آزاد جموں کشمیر اور گلگت بلتستان کو مالی مدد اور غیر متوقع واجبات سے بھی نبرد آزما ہونے کے لیے فراہم کردہ گرانٹس جی ڈی پی کا 2.0 فیصد تھیں (**شکل 4.8**)۔ مزید برآں، اس زمرے میں 813.4 ارب روپے کے اخراجات درج کیے گئے جو 734.7 ارب روپے کے ہدف سے متجاوز تھے۔ م س20ء میں زراعانت میں خاصا بڑا اضافہ درج ہوا، جس میں بڑا حصہ بجلی، غذا اور زرعی شعبوں کا ہے۔ مزید برآں، اس میں پیٹرولیم مصنوعات کا حصہ بڑھ گیا، جس میں ایل این جی شعبے اور آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کو دیا جانے والا زراعانت ہے (**شکل 4.9**)۔

شکل 4.9: حکومتی زراعانت کے حامل بڑے شعبے



* Revised estimates for FY20

Sources: Fiscal Policy Statement FY20; Budget in Brief (FY21)

[6] ماخذ: پاکستان کی معاشی صورتِ حال برائے جولائی 2020ء، وزارت خزانہ

بجلی کے شعبے میں واپڈا، پیپکو اور کے الیکٹرک کو زراعانت فراہم کیا گیا، بجٹ میں واپڈا/پیپکو کے زراعانت کا بڑا حجم 201 روپے مقرر ہوا تھا جو بڑھ کر 211 ارب روپے تک جا پہنچا۔ اس کی بڑی وجہ تقسیم کار کمپنیوں کے درمیان قیمتوں کے فرق کے ساتھ ساتھ کووڈ19 کے بعد بجلی کے بلوں کی مؤخر ادائیگی ہے۔

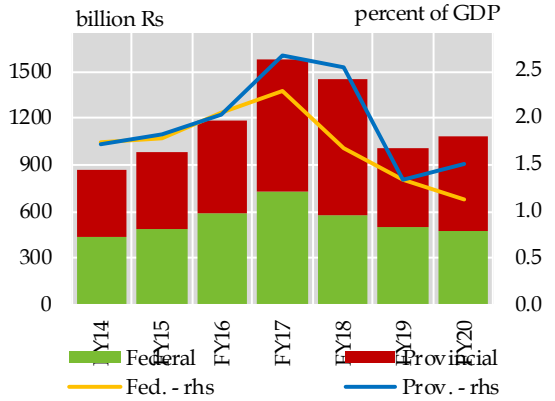
غذا اور زراعت کے شعبوں میں پاکستان ایگریکلچرل اسٹوریج اینڈ سروسز کارپوریشن (پاسکو) کو گندم کی ترسیل پر زراعانت ملا، اور یوٹیلیٹی اسٹورز کارپوریشن کو کورونا اور رمضان ریلیف پیکیجز؛ جبکہ کھاد کے پلانٹس کو بھی زراعانت ملا۔ م س20ء میں یوٹیلیٹی اسٹورز پر زراعانت کے اخراجات 5.5 ارب روپے کے سالانہ ہدف سے بڑھ کر 43.5 ارب روپے تک جا پہنچے، جس کی وجہ بشمول کورونا ریلیف پیکیج کے تحت اشیائے ضروریہ کی فروخت ہے۔ صنعتوں کو کم قیمت پر درآمدی ایل این جی فراہم کرنے کی غرض سے توانائی کے شعبے میں گیس کمپنیوں کو زراعانت فراہم کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ آئل مارکیٹنگ کمپنیوں نے بھی زراعانت کا بڑا حصہ وصول کیا۔ نتیجتاً، پیٹرولیم مصنوعات سے متعلقہ زراعانت 23 ارب روپے کے ہدف سے بڑھ کر 47 ارب ڈالر تک جا پہنچا۔

ترقیاتی اخراجات

م س20ء میں ترقیاتی اخراجات میں 2.0 فیصد کمی آئی، اس کی بہ نسبت م س 19ء میں اس کمی کا حجم 25.6 فیصد تھا۔ ترقیاتی اخراجات میں کمی کا یہ لگاتار تیسرا برس ہے۔ وفاقی ترقیاتی اخراجات بحیثیت مجموعی پست ترقیاتی اخراجات کا موجب بنے، م س20ء کے دوران یہ 6.8 فیصد کم ہوئے، اس کی بہ نسبت گذشتہ برس یہ تخفیف 12.9 فیصد تھی۔

گذشتہ چند برسوں سے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگراموں (پی ایس ڈی پی) کے اخراجات سکڑ رہے ہیں جبکہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے حصوں میں بھی ردوبدل ہوا ہے۔ علی الخصوص، بجٹ میں وفاقی ترقیاتی اخراجات کا اختصاص کم ہوتا رہا ہے۔ م س17ء کے بعد سے سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں میں وفاقی اور صوبائی حکومتوں دونوں کے اخراجات جی ڈی پی کے تناسب سے کم ہوئے ہیں (**شکل 4.10**)۔ ترقیاتی اخراجات کے لیے پست مالیاتی گنجائش سے اس کی وضاحت ہوسکتی ہے، کیونکہ سودی ادائیگیاں، دفاعی اخراجات اور گرانٹس وفاقی حکومت کے اخراجات کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔

شکل 4.10 : سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں کے رجحانات



Source: Ministry of Finance

عالمی بینک کی ایک تحقیق کے مطابق اصل رکاوٹ مؤثر سرکاری مالی انتظام ہے، جس میں اہم مسائل شامل ہیں جیسے رقوم کا بروقت اجرا، شفاف اور مؤثر خریداری، اور وفاقی و صوبائی حکومتوں کے درمیان ہم آہنگی۔ یہ رکاوٹیں دور کرنے کے لیے سرکاری مالیاتی انتظام کے اداروں جیسے پاکستان آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس اکیڈمی (پی اے اے اے) اور مختلف سرکاری محکموں میں پبلک پروکیورمنٹ اتھارٹی کی استعداد بڑھائی جاسکتی ہے۔[7] مزید برآں م س19ء میں سرکاری مالیاتی انتظام (پی ایف ایم) ایکٹ کے نفاذ سے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگراموں کے شعبہ جاتی منصوبوں کی تکمیل کی ذمہ داری متعلقہ ڈویژن / محکموں کو تفویض کردی گئی تھی۔[8] تاہم منقولی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ م س20ء کے ابتدائی حصے میں منصوبوں کی تکمیل میں اداروں کو انتظامی اور استعدادی رکاوٹوں کا سامنا رہا ہے۔

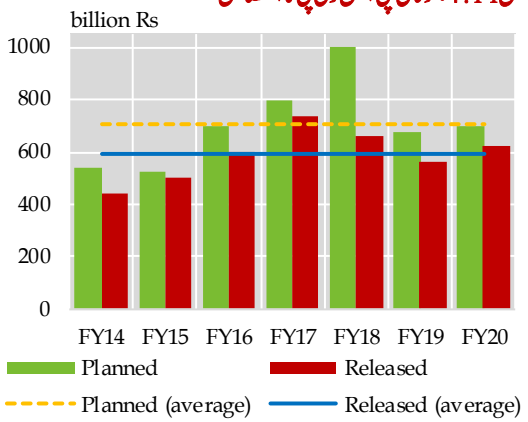
اس کے ساتھ ساتھ پی ایس ڈی پی کے بجٹ میں مختص اور حقیقی اخراجات بھی مختص رقوم خرچ کرنے کے حوالے سے استعداد کی علامت ہوسکتے ہیں۔ اوسطاً، م س14ء سے منصوبہ بندی کے تحت وفاقی پی ایس ڈی پی اخراجات 700 ارب روپے رہے، جس میں سے فی الواقع تقریباً 600 ارب روپے خرچ

[7] کول، ڈبلیو۔ پی۔ او۔ (2016ء) پاکستان– سرکاری مالیاتی انتظام اور احتساب برائے خدمت فراہمی منصوبہ نمبر 109788۔ واشنگٹن ڈی سی، عالمی بینک

[8] ماخذ: پاکستان کا سرکاری مالیاتی انتظام ایکٹ 2019ء، وزارت خزانہ

ہوئے تھے۔ یہ امر خاص طور پر م س18ء کے بلند وفاقی اخراجات سے عیاں ہوتا ہے، جب حقیقی اخراجات سالانہ وفاقی اختصاص سے خاصے کم ہوئے تھے۔(**شکل 4.11**)

شکل 4.11: وفاقی پی ایس ڈی پی کا اختصاص



Source: Ministry of Finance

این ایف سی (2009ء) ایوارڈ کے تحت سال کے آغاز میں بجٹ کے ہدف کے مطابق وفاقی قابلِ تقسیم پُول سے رقوم صوبوں میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ بعد ازاں محاصل کے اہداف پر کسی نظر ثانی کا ذمہ دار وفاق ہوتا ہے، بنیادی طور پر جس کی عکاسی وفاقی ترقیاتی اخراجات میں کمی سے ہوتی ہے۔ ایف بی آر ٹیکس وصولی بجٹ کے ہدف سے 1500 ارب روپے سے زائد کم ہونے اور کووڈ19 جیسی عالمی وبا کے سبب ہنگامی نوعیت کے اضافی اخراجات کے باعث وفاقی پی ایس ڈی پی میں بڑی حد تک کمی ہوگئی تھی۔

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ وفاقی پی ایس ڈی پی کے لیے بجٹ کے ہدف کے لحاظ سے تقریباً 89 فیصد رقم کا اجرا ہوا۔ جاری شدہ رقوم میں سے تقریباً 30 فیصد انفراسٹرکچر اور توانائی سے متعلق اخراجات، جیسے نیشنل ہائی وے اتھارٹی (این ایچ اے)، پاکستان الیکٹرک پاور کمپنی (پیپکو)، اور نیشنل ٹرانسمیشن اینڈ ڈسپیچ کمپنی (این ٹی ڈی سی) کے لیے وقف تھیں۔ چند خصوصی منصوبے (جو زیادہ تر فنانس ڈویژن کے زیر اہتمام تھے)، جیسے خصوصی وفاقی ترقیاتی پروگرام برائے عارضی مہاجرین (ٹی ڈی پیز) اور سلامتی سے متعلق منصوبے، بجٹ ہدف سے تقریباً ہم آہنگ تھے۔ تقریباً نصف رقوم وزیر اعظم کے ہنر مند نوجوان پروگرام، گیس انفراسٹرکچر سیس، خیبر پختونخوا میں ضم علاقوں کے لیے دس سالہ ترقیاتی پروگرام جیسے منصوبوں کے لیے تقسیم کی گئیں۔

وفاقی وزارتوں میں آبی وسائل ڈویژن، کابینہ ڈویژن اور ہائر ایجوکیشن کمیشن (ایچ ای سی) کو بڑا حصہ ملا۔ یہ امر اہمیت کا حامل ہے کہ صوبہ بلوچستان میں ڈیموں کی تعمیر اور (خیبر پختونخوا اور گلگت بلتستان میں) دیامر بھاشا ڈیم میں آبی وسائل ڈویژن کے تحت فنڈنگ کا بڑا حصہ مختص کیا گیا۔ دریں اثنا، کابینہ ڈویژن کے تحت اخراجات کے بڑے اجزائے ترکیبی میں پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول کا پروگرام اور کراچی کا گرین لائن بس ریپڈ ٹرانزٹ سسٹم (بی آر ٹی ایس) شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے بڑے منصوبوں میں کوئٹہ میں نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (NUST) کے کیمپس کا قیام، انجینئرنگ یونیورسٹیوں میں ایم ایس برائے پی ایچ ڈی پروگرام فیکلٹی کا قیام اور غیر ملکی اسکالرشپ اور فیلوشپس سے متعلق مختلف دیگر منصوبے شامل ہیں۔

جدول 4.8: م س20ء صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

ارب روپے

	کُل		نمو	
	م س19ء	م س20ء	م س19ء	م س20ء
الف۔ مجموعی محاصل	2,995.9	3241.0	2.0	8.2
وفاقی محاصل میں صوبوں کا حصہ	2,397.8	2504.0	8.1	4.4
صوبائی محاصل	488.1	516.0	-10.9	5.7
ٹیکس	401.8	413.6	0.1	2.9
غیر ٹیکس محاصل	86.3	102.4	-41.2	18.6
وفاقی قرضے اور متفرقیاں	110.0	221.0	-36.4	100.9
ب۔ مجموعی مصارف	2857.0	3163.9	-3.5	10.7
جاریہ**	2350.8	2541.9	13.0	8.1
ترقیاتی	506.2	622.0	-42.5	22.9
فرق (الف-ب)	138.9	77.1	-720.8	-44.5
مالکاری* (مجموعی بقایاجات)	**-190.0**	**-224.9**	**-1183.8**	**18.4**

* مالکاری میں منفی علامت سے مراد زرِ فاضل ہے۔ ** اخراجات جاریہ کے اعداد و شمار کا جدول 4.7 میں درج ریکارڈ سے میل کھانے کا امکان نہیں ہے کیونکہ یہاں درج شدہ اعداد و شمار میں وفاقی حکومت کو مارک اپ کی ادائیگیاں شامل ہیں۔

اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ

4.5 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

صوبے مالیاتی یکجائی کے مقصد پر کاربند رہے، اور م س20ء میں ان کے مشترکہ زرِ فاضل کا حجم 224.9 ارب روپے رہا (**جدول 4.8**)۔ تاہم صوبائی زرِ فاضل کا صرف 53 فیصد سالانہ ہدف (423 ارب روپے) حاصل ہوا تھا۔

بلحاظ زر فاضل صوبوں کی مجموعی یافت میں بلوچستان کا حصہ سب سے زیادہ (74.8 ارب روپے) رہا، اس کے بعد سندھ (70.9 ارب روپے) اور خیبر پختونخوا (66.4 ارب روپے) کا نمبر آتا ہے۔

صوبائی محاصل

م س20ء میں مجموعی صوبائی محاصل میں 8.2 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں اس کا حجم 2.0 فیصد تھا۔ م س20ء کے دوران وفاقی محاصل میں صوبائی حصہ، جو مجموعی صوبائی محاصل کے تقریباً 79 فیصد کا احاطہ کرتا ہے، 4.4 فیصد بڑھا، جس میں گذشتہ برس 8.1 فیصد نمو ہوئی تھی۔ تاہم م س20ء کے دوران صوبوں کے اپنے ٹیکس محاصل 5.7 فیصد بڑھے جو گذشتہ برس 10.9 فیصد کم ہوئے تھے۔ خدمات پر سیلز ٹیکس (جی ایس ٹی ایس)، جس کا صوبائی ٹیکس وصولی میں 56 فیصد حصہ ہے، کا اس میں غالب حصہ ہے (**شکل 4.12**)۔

مزید برآں، جی ایس ٹی ایس کی بلند وصولی کا سبب بھی م س19ء میں موبائل فون ٹاپ اپس (ایزی لوڈز) پر سیلز ٹیکس وصول نہ کرنے کی پابندی کا خاتمہ ہے۔[9] عموماً جائیداد ٹیکس کو محاصل کے حصول کے لیے ممکنہ ذریعہ سمجھا جاتا ہے، لیکن مجموعی صوبائی محاصل میں اس کا حصہ بہت پست ہے۔ م س20ء میں نمو کے باوجود اس کا حصہ محض 9.6 ارب روپے رہا۔ ٹیکس انتظام اور حدود کے مسائل پاکستان میں جائیداد ٹیکس کی وصولی میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔[10]

اس سے قطع نظر صوبائی ٹیکس اور نان ٹیکس وصولی دونوں کووڈ 19 سے متاثر ہوئے، جس نے معاشی سرگرمیوں کی رفتار کو سُست کر دیا۔ نتیجتاً، ایکسائز اور اسٹیمپ ڈیوٹیز اور موٹر وہیکل ٹیکس میں کمی آئی۔ اس کی عکاسی کاروں اور موٹر سائیکلوں کی پست پیداوار اور پہلے اختیار کردہ درآمدات میں کمی کے اقدامات سے بھی ہوتی ہے؛ کووڈ 19 سے اس رجحان نے مزید زور پکڑا۔ م س20ء میں نان ٹیکس محاصل، جن کا صوبوں کی اپنے محاصل کی وصولی میں تقریباً 20 فیصد حصہ ہے، 18.6 فیصد بڑھے جبکہ م س19ء میں 41.2 فیصد کم ہوئے تھے۔ پن بجلی کا نفع گذشتہ برس کے 21.1 ارب روپے سے بڑھ کر 25.7 ارب روپے ہو گیا۔ یہ نفع سب سے زیادہ خیبر پختونخوا (18.7 ارب روپے) اور پنجاب (7.0 ارب روپے) سے آیا۔ مزید برآں، م س20ء کے دوران آبپاشی سے 3.8 ارب روپے وصولی ہوئی، جو گذشتہ برس 2.4 ارب روپے ہوئی تھی۔ اس مد میں سب سے زیادہ وصولی پنجاب سے 3.2 ارب روپے درج کی گئی۔

جدول 4.9: نقشہ حرارت برائے صوبائی اخراجات جاریہ کی ترجیحات

م س16ء کے بعد سے مجموعی اخراجات جاریہ میں اوسط حصہ (فیصد)

	پنجاب	سندھ	خیبر پختونخوا	بلوچستان
انتظامی امور*	21.6	21.7	19.2	21.1
اضلاع کو منتقلی	34.7	10.1	41.0	1.8
عمومی خدمات	0.7	0.7	0.5	1.7
امن عامّہ	14.3	14.9	14.9	16.6
عمومی امور**	0.1	0.3	0.1	0.6
غذا اور زراعت***	6.3	5.8	3.6	8.4
ایندھن اور توانائی	0.1	3.5	0.0	4.9
کان کنی اور اشیا سازی	0.9	0.2	0.2	1.3
تعمیرات اور ٹرانسپورٹ	2.5	2.1	1.5	4.6
دیگر صنعتیں	0.0	0.1	0.0	0.0
مکانات اور کمیونٹی	1.2	0.6	1.1	4.2
صحت	10.1	12.7	7.7	9.1
تفریح اور ثقافت	0.3	1.1	0.3	1.1
تعلیم	5.7	24.9	7.7	23.3
سماجی تحفظ	1.4	1.3	2.1	1.3

علامت: پست ترین ---- بلند ترین

*اس اصطلاح میں انتظامی اور قانونی ادارے، مالی اور مالیاتی امور شامل ہیں؛ **عمومی اقتصادی، تجارتی اور لیبر امور

***زراعت، غذا، آبپاشی، جنگلات اور ماہی گیری

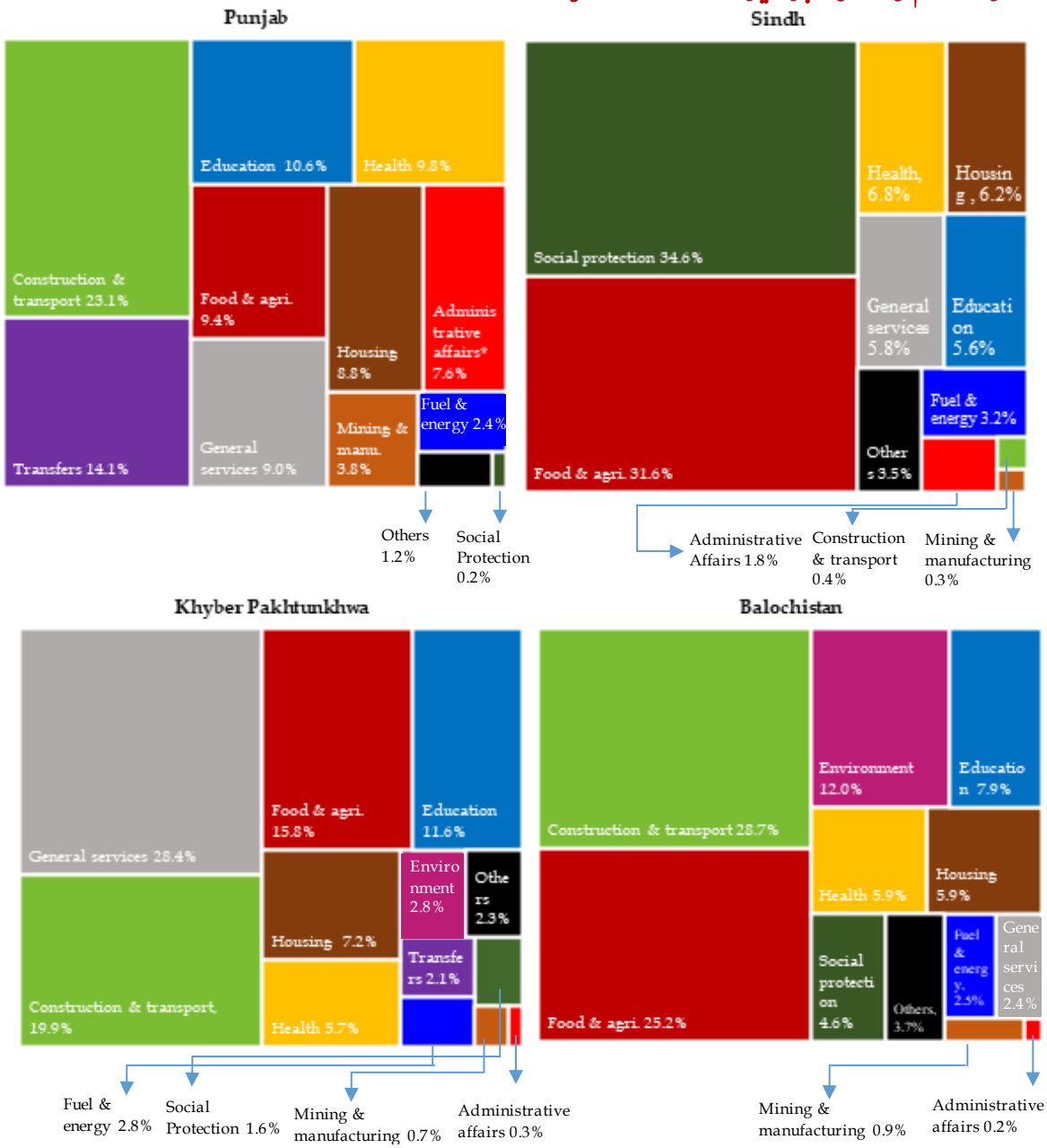
اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ

یہ امر قابل ذکر ہے کہ م س20ء میں وفاقی قرضے اور منتقلیاں م س19ء کے مقابلے میں تقریباً دگنی ہو کر 220.9 ارب روپے تک جا پہنچیں— جس میں سے تقریباً 62 فیصد منتقلیاں خیبر پختونخوا کو ہوئیں۔ یہ منتقلیاں بنیادی طور پر اُن

[9] انسانی حقوق کا مقدمہ نمبر 18877 برائے 2018ء کے مطابق موبائل ٹاپ اپس (ایزی لوڈز) پر سیلز ٹیکس وصول نہ کرنے کی پابندی عائد تھی، جس کا اطلاق چاروں صوبوں پر ہوتا تھا۔ چونکہ ٹیلی کام خدمات کا قابل ٹیکس خدمات میں بڑا حصہ ہے، اس لیے م س19ء میں پست وصولی ہوئی تھی۔ م س20ء میں یہ پابندی ختم ہونے کے بعد صوبوں کا خدمات پر جنرل سیلز ٹیکس (جی ایس ٹی ایس) بڑھ گیا۔

[10] نبی، آئی۔، اور ایچ، شیخ۔ (2011ء)۔ پاکستان کے صوبہ پنجاب میں شہری جائیداد ٹیکس کی اصلاحات۔ پالیسی بریف پی بی 1301۔ لاہور: لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز۔ اس موضوع پر مزید تفصیلات کے لیے، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی رپورٹ برائے پہلی سہ ماہی م س19ء کا خصوصی سیکشن بھی دیکھیے۔

شکل 4.13: م س20ء میں صوبائی ترقیاتی مصارف کے اجزائے ترکیبی



* This term includes Executive & Legislative Organs, Financial and Fiscal Affairs;
Source: Ministry of Finance

فنڈز کی عکاسی کرتی ہیں جو دس سالہ ترقیاتی پروگرام کے تحت خیبر پختونخوا میں ضم ہونے والے علاقوں کے لیے مختص کیے گئے تھے۔[11] وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں کی ترقی و خوشحالی وفاقی اور خیبر پختونخوا دونوں حکومتوں کی ترجیح رہی ہے، جس میں بنیادی توجہ صحت، تعلیم اور سماجی تحفظ کے طریق کار میں بہتری لانے جبکہ ثانوی توجہ انفراسٹرکچر بشمول سڑکوں کی تعمیر اور بجلی کی فراہمی پر مرکوز ہے۔[12]

[11] 2018ء میں 25ویں ترمیم کے تحت وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں (فاٹا) کو باضابطہ طور پر خیبر پختونخوا میں ضم کر دیا گیا تھا۔

[12] خیبر پختونخوا وائٹ پیپر برائے م س21ء (ماخذ: https://www.pakp.gov.pk/wp-content/uploads/White-Paper-2020-21.pdf)۔

صوبائی مصارف

گذشتہ برس 3.5 فیصد کمی کے بعد م س20ء میں مجموعی صوبائی مصارف میں 10.7 فیصد کی نمو ہوئی۔ م س 20ء میں چونکہ جاریہ اور ترقیاتی مصارف دونوں میں اضافہ ہوا، اس لیے صوبے صوبائی زرِ فاضل کا تقریباً نصف سالانہ ہدف حاصل کر سکے۔ م س20ء کے سالانہ ترقیاتی اخراجات بحال ہوئے اور سال کے دوران اس میں 22.9 فیصد اضافہ دیکھا گیا جو گذشتہ سال 42.5 فیصد سکڑ گئے تھے۔ تاہم اخراجات جاریہ گذشتہ برس کی 13.0 فیصد نمو سے کم ہو کر 8.1 فیصد رہ گئے۔ صوبہ وار تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ پانچ برسوں میں صوبائی اخراجات کا جھکاؤ صوبائی حکومتوں کے انتظامی امور کی جانب رہا، اس کے بعد امن عامّہ، صحت اور غذا سے متعلق اخراجات کا نمبر آتا ہے۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ سندھ اور بلوچستان نے زیادہ سرمایہ تعلیم پر خرچ کیا، جبکہ پنجاب اور خیبر پختونخوا نے عمومی سرکاری خدمات کی فراہمی کی غرض سے فنڈز ضلعی حکام کو منتقل کیے (**جدول 4.9**)۔

اگرچہ صوبائی ترقیاتی اخراجات گذشتہ برس کی بہ نسبت بحالی کی طرف گامزن ہو گئے، تاہم بجٹ کے تخمینوں اور حقیقی مصارف کے درمیان فرق باقی رہا۔ مثلاً، پنجاب نے تقریباً 76 فیصد، بلوچستان 86 فیصد اور خیبر پختونخوا نے اپنے متعلقہ بجٹ کے اختصاص سے 50 فیصد اخراجات کیے۔ دوسری جانب سندھ نے بجٹ میں مختص رقوم کا صرف 34 فیصد خرچ کیا، جس کی عکاسی سال کے دوران صوبے کے ترقیاتی اخراجات میں کمی سے ہوتی ہے۔ سال کے دوران مختلف شعبوں میں صوبائی اخراجات مختلف رہے۔ مثال کے طور پر پنجاب کی ترجیحات تعمیرات اور ٹرانسپورٹ، اضلاع کو رقوم کی منتقلی، صحت اور تعلیم رہی۔ اسی طرح خیبر پختونخوا اور بلوچستان نے اخراجات کے لیے اپنا مرکزِ نگاہ تعمیرات، غذا اور زراعت کو بنایا، جبکہ سندھ نے بیشتر اخراجات سماجی تحفظ، غذا اور زراعت کے شعبوں میں کیے (**شکل 4.13**)۔ مجموعی طور پر م س20ء کے دوران غذا اور زراعت، تعمیرات، تعلیم، صحت اور رہائش صوبائی ترجیحات بنے رہے۔ ان پیش رفتوں کے باعث صوبوں کو زیادہ سود مند زمروں جیسے تعلیم، صحت اور انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری کرنے میں مدد ملے گی، تاکہ پائیدار ترقی کے اہداف (ایس ڈی جیز) اور سماجی ترقی کا حصول ممکن ہو سکے۔